نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان پنجاب

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

غلام احمد قادیانی

THE ALFAZL QADIAN

الفضل قادیان

اخبار ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ تین پیسے

المدیر قاضی محمد ظہور الدین اکمل ۔ معاون حافظ جمال احمد

قیمت سالانہ پیشگی ... ششماہی ... سہ ماہی ... بیرون ہند ...

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۲ ۔ نمبر ۸۵ ۔ مورخہ ۵ فروری ۱۹۲۵ء ۔ یوم پنجشنبہ ۔ مطابق ۱۰ رجب ۱۳۴۳ھ




## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طبیعت آج یکم فروری بفضل خدا اچھی ہے۔ خاندان نبوت و حضرت خلیفہ اول کے اہلبیت میں بھی خیریت ہے۔

۳۱ جنوری کو موضع کھارا کے احمدیوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی مع چالیس معززین دعوت طعام کی۔ حضور کی طبیعت علیل تھی۔ لیکن بپاس خاطر احباب نماز مغرب کے بعد تشریف لے گئے وہاں بہت سے لوگوں نے بیعت کی۔ جن کی فہرست دی جائیگی۔ حضور ساڑھے نو بجے واپس تشریف لے آئے۔

حضور نے سب کمیٹی تخفیف کی رپورٹ سن لی ہے۔ اور اپنا آخری فیصلہ دیدیا ہے۔ اس لئے اس کے مطابق صیغہائے متعلقہ کو عملدرآمد کرنے کے لئے نظارت اعلیٰ سے اطلاعیں دی جارہی ہیں۔

اس سال جناب حافظ روشن علی صاحب کے زیر تربیت ۱۲ کس مولوی فاضل مبلغین کلاس میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

# فیروزپور میں احمدیت کی فتح و ظفر

## کانفرنس مذاہب میں مولوی جلال الدین صاحب شمس کا کامیاب لیکچر

(الفضل کے نامہ نگار خاص)

فیروزپور ۔ ۳۱ جنوری ۱۹۲۵ء

لوکل آریہ سماج کے زیر سرپرستی مختلف مذاہب کی کانفرنس کا انعقاد فیروزپور میں ۳۰ جنوری کو ہوا۔ اور مسیحیت دیو سماج ۔ احمدیت ۔ اہلحدیث ۔ سناتن دھرم ۔ آریہ سماج وغیرہ مذاہب کے نمائندوں نے "انسانی زندگی" کے مضمون پر تقریریں کیں ۔ احمدیت کی طرف سے مولوی جلال الدین صاحب شمس اور اہل حدیث کی طرف سے مولوی شبیر احمد صاحب دیوبندی قائم مقام تھے۔

### احمدیت کا بول بالا رہا

اور احمدیت کے وقت کانفرنس کی حاضری تمام دوسرے اجلاسوں کے اوقات سے زیادہ تھی ۔ حاضرین نے مضمون کو نہایت توجہ سے سُنا ۔ اور سر ہلا ہلا کر تعریف و پسندیدگی کا اظہار کیا۔

دیو سماج اور آریہ سماج کے قائمقاموں نے اصل موضوع کو چھونے کی کوشش تو کی ۔ حاضرین کو تسلی دینے میں کامیاب نہ ہوسکے ۔ اور باقی تمام (نمائندہائے مذاہب) مایوس کن ناکام رہے

# آل پارٹی کانفرنس

کانگریس کی آل پارٹی کانفرنس جو ۲۳ و ۲۴ جنوری ۱۹۲۵ء کو شہر دہلی کے ایک شاندار ہوٹل وسٹن نام کے وسیع ہال میں منعقد ہوئی۔ اس کے متعلق حالات ناظرین روزانہ اخباروں میں پڑھ چکے ہیں۔ چونکہ بمبئی کانفرنس میں یہ عاجز بھی شامل تھا۔ اور اسوقت گاندھی جی نے سلسلہ احمدیہ کا نمائندہ ہونے کے لحاظ سے میرا نام بھی اس کانفرنس کے ممبروں میں مشتہر فرمایا تھا۔ اس واسطے میں بھی اس میں شمولیت کے واسطے ۲۴ جنوری کی صبح کو دہلی پہنچا۔ اور انجمن احمدیہ میں نماز جمعہ پڑھا کر شام کے پانچ بجے کانفرنس میں پہنچا۔ وہاں جاکر حاضرین سے ملنے اور ہندو و مسلم ہر دو طرف کے لیڈروں کے ساتھ گفتگو کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ ہر دو فریق وہاں جمع ہونے سے قبل اپنے طور پر پرائیویٹ مجمعے اور مجالس کر چکے تھے۔ ہندوؤں نے یہ خوف ظاہر کیا تھا۔ کہ ہندی مسلمان کابل اور وسط ایشیا کے مسلمانوں کے ساتھ ملکر ہندو کو کچل ڈالیں گے۔ اور مسلمان یہ بے اطمینانی ظاہر کر چکے تھے۔ کہ جہاں کبھی موقعہ ملتا ہے۔ ہندو اصحاب مسلمانوں کو ضرر پہنچاتے ہیں۔ ہمیں جداگانہ نیابت چاہیئے۔ اور مسلمانوں نے یہ بھی قرار دیا تھا کہ اس کانفرنس میں مسلمانوں کی طرف سے سوائے مسٹر محمد علی جناح کے اور کوئی نہ بولیگا۔ اور اس قرارداد کی اطلاع مجھے بھی کر کے مجھ سے خواہش کی گئی۔ کہ میں خاموش رہوں۔

اس جگہ یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ الفاظ اور اصطلاحات ہر موقعہ پر ایک جداگانہ معنی رکھتے ہیں۔ ریل کے اسٹیشن پر لفظ ٹکٹ کے وہ معنی نہیں۔ جو ڈاکخانہ میں ہوتے ہیں نہ اس سے وہ معنے مراد ہوتے ہیں۔ جو کسی انگریزی دکان کی اشیاء پر اظہار قیمت کے ٹکٹ ہوتے ہیں۔ ایسا ہی باشندگان ہند میں عرفی مذہبی تقسیم کے لحاظ سے ہم ان تمام اصحاب کا مسلمان کے لفظ سے ذکر کرینگے۔ جو کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتے اور قرآن شریف کو آخری شرعی کتاب تسلیم کرنے والوں میں عرفاً شامل ہیں۔ بغیر اس کے کہ عقائد اور اعمال کے لحاظ سے وہ حقیقتاً اس اصطلاح شرعی سے نامزد کئے جانے کے مستحق ہوں یا نہ ہوں۔ غرض اس کانفرنس میں ہر دو روز مسلمانوں کی طرف سے صرف مسٹر جناح بولتے رہے۔ اور ہندوؤں کی طرف سے متعدد اصحاب نے تقریریں کیں۔ بحث صرف اس بات پر تھی۔ کہ جیسا کہ گاندھی جی نے تجویز کی تھی۔ سوراج کی اسکیم اور کانگریس کے اصولی مقاصد کا مسودہ بنانے اور ہندو مسلمانوں کے درمیان اتحاد کی تجاویز پیش کرنے کے واسطے ایک سب کمیٹی بنائی جائے یا نہ بنائی جائے۔ بہت سی رد و کد کے بعد وہ سب کمیٹی بنائی گئی جس کے چالیس ممبر مقرر ہوئے۔ ان میں سے قریباً سترہ مسلمان ہیں۔ جن کے نام حاضر مسلمانوں نے لکھے ہیں۔ اس سب کمیٹی کی رپورٹ مارچ کے پہلے ہفتہ میں پھر کانفرنس میں پیش ہوگی۔ جب تک اس سب کمیٹی کی کارروائی کانفرنس میں پیش ہو کر پبلک میں نہ آجائے۔ تب تک اس کے متعلق کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ مگر جو رویہ بعض ہندوؤں اور بعض مسلمانوں کا باہمی گفتگو کے درمیان اس کانفرنس میں تھا۔ اس سے کسی دائمی صلح کی امید بہت مشکل نظر آتی ہے۔

چونکہ کانفرنس عصر کے بعد شروع ہوتی تھی۔ مغرب کی نماز کے وقت پندرہ منٹ کے قریب کانفرنس کی کارروائی بند کر دی جاتی تھی۔ مسلمان ہوٹل کی سیڑھیوں کے کمرہ میں نماز پڑھ لیتے تھے۔ یہ نماز کی پابندی کرنے والے زیادہ تر وہی لوگ ہوتے تھے۔ جو گاندھی ٹوپی پہنتے ہیں یا خلافت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور عموماً دوسرے جنٹلمین مسلمان ہر وقت چرٹ پیتے اور گیلری میں ٹہلنے میں گذار دیتے تھے۔

## مسلم یونیورسٹی کا کانووکیشن

دہلی سے عاجز علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کے کانووکیشن میں شمولیت کے واسطے گیا۔ جہاں وائسرائے اور بیگم صاحبہ بھوپال کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ لڑکوں کو ڈگریاں دی گئیں۔ اور ایک چائے کی دعوت ہوئی۔ قریب ایک ہزار آدمی ہال میں جمع تھے۔ تمام جلسہ بارونق اور کامیاب ہوا۔ حضور بیگم صاحبہ کی خدمت میں ایک کتاب (حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا لیکچر لنڈن کانفرنس) عاجز نے پیش کیا۔ جس کو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ یونیورسٹی کے عہدیداروں اور کئی ایک پروفیسروں اور دیگر معززین درگاہ سے ملاقاتیں ہوئیں اور بعض کے ساتھ سلسلہ کا ذکر بھی ہوا۔ احمدیہ طلباء نے عاجز کو ایک ٹی پارٹی دی۔ جس میں بعض دیگر معززین بھی شامل تھے۔ بیگم صاحبہ نے یونیورسٹی کو ایک لاکھ روپیہ اور لڑکیوں کے کالج کو بیس ہزار روپیہ مرحمت فرمایا۔

عاجز راقم اپنے بہنوئی کی وفات کی خبر پہنچنے کے سبب بہ اجازت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ بھیرہ ضلع شاہ پور جاتا ہے۔ جہاں سے واپس انشاء اللہ قادیان پہنچ جاویگا۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ۔ دہلی۔ ۳۰ جنوری ۱۹۲۵ء

## لنگر خانہ قادیان کے متعلق ایک ضروری اعلان

بعض اقوام کے لوگ بعض موسموں میں اپنے وطن سے نکلکر دوسرے علاقوں میں مزدوری وغیرہ کرنے کی غرض سے چلے جاتے ہیں چنانچہ کشمیر اور افغانستان کے باشندے عموماً موسم سرما میں پنجاب و یو۔ پی کے مختلف اضلاع میں پھیلکر مزدوری کرتے ہیں۔ ان علاقوں کے جو احمدی باشندے ہیں۔ وہ اس موسم میں طبعاً اپنے اخلاص و عقیدت کی وجہ سے قادیان آجاتے ہیں۔ کیونکہ یہاں آنے سے ان کو دو مطلب حاصل ہوتے ہیں۔ ایک تو مزدوری مل جاتی ہے۔ دوسرے قادیان کے فیوض سے مستفیض ہونے کا موقعہ ملتا ہے۔ اس وقت تک عموماً ایسے اصحاب کو لنگر سے کھانا ملتا رہا ہے۔ لیکن چونکہ آج کل سخت مالی تنگی ہے۔ اور ویسے بھی دیکھا جاوے۔ تو دراصل ایسے اصحاب پورے طور پر مہمان کی حیثیت نہیں رکھتے۔ اس لئے آئندہ کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ لنگر خانہ ان اصحاب کے خورد و نوش کا متحمل نہیں ہوگا۔

امید ہے کہ ہمارے دوست اس فیصلہ کو اسی عقیدتمندی سے قبول کرینگے۔ جو ان کے لئے اس موسم میں دوسرے علاقوں کو چھوڑ کر قادیان آنے کی محرک ہوتی ہے۔ افسر صاحب لنگر خانہ کو اس معاملہ میں ہدایت دیدی گئی ہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ قائمقام ناظر اعلیٰ قادیان

## قادیان میں بغرض تعلیم آنیوالے

اس سے پہلے بھی نظارت ہذا کی طرف سے اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ بغیر نظارت ہذا کے مشورے اور اجازت کے کوئی صاحب اس خیال سے بغرض تعلیم نہ کسی کو یہاں قادیان میں بھیجے اور نہ خود آئے۔ کہ وہاں جاتے ہی مکان و رہائش و خوراک و تعلیم کا انتظام ہو جائیگا اور اب پھر اس کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اور سکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت اپنی اپنی جماعتوں میں اس کا اچھی طرح اعلان کر دیں۔ یہاں پر انتظام نہ ہونے کی وجہ سے خواہ مخواہ آنے والوں کو ابتلا آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ جو کوئی بھی اس اعلان کے خلاف کریگا۔ وہ خود اخراجات و نتائج کا ذمہ دار ہوگا۔

زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

## احمدیہ سکول سانڈھن کا معائنہ

صاحب ڈپٹی انسپکٹر مسلم سکولز ضلع آگرہ نے ۲۲ جنوری ۱۹۲۵ء کو احمدیہ سکول سانڈھن کا معائنہ کیا۔ اور سکول کی بلاک بک میں مندرجہ ذیل نوٹ لکھا:۔ آج مدرسہ ہذا کا معائنہ کیا۔ چالیس مندرجہ رجسٹر میں سے ۲۷ طلباء حاضر ہوئے۔ تعلیمی حالات قلیل مدت کا انداز کرتے ہوئے بہت قابل اطمینان ہے۔ آجکل مولوی افضال احمد صاحب قریشی انچارج مدرسہ ہیں۔ طلباء اور ان کے مورثان مولوی صاحب کے برتاؤ و طرز تعلیم سے بہت خوشنود ہیں۔ نماز بچوں کو سکھلائی جاتی ہے۔ اشعار خوانی بھی خوب ہوتی ہے۔ سب سے قابل تعریف یہ امر ہے کہ ننھے بچوں کے اندر مذہبی روح پیدا کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔ میں کوشش

الفضل (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

قادیان دارالامان ۔ یوم پنجشنبہ ۔ ۵ر فروری ۱۹۲۵ء

# عشرہ کاملہ کے پٹیالوی مؤلف کا کھلا کھلا کذب و افترا

## کیا ایسا شخص قابل جواب ہے؟

آجکل ایک کتاب سلسلہ احمدیہ کے خلاف عشرہ کاملہ کے نام سے پٹیالہ میں شائع ہوئی ہے۔ مؤلف کوئی محمد یعقوب نام ہے۔ اس کتاب کی پشت پر بڑے بڑے "مولانا" بیان کئے گئے ہیں۔ از انجملہ عمدۃ الکاملین زبدۃ العارفین فخر المحدثین رأس المناظرین (ناظرین گھبرائیں نہیں ابھی نام آتا ہے) سیدو مولا حضرت اقدس مولانا الحاج مولوی (بس اب نام آیا) خلیل احمد ناظم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور۔

یہ کتاب کہاں تک کذب و بہتان کا پولندہ ہے۔ میں صرف ایک ہی مثال دوں گا۔ اور اس کے بعد ایماندار ناظرین کرام سے دریافت کروں گا۔ کہ آیا مذہبی دنیا میں بے ایمانی اور بد دیانتی کی اس سے بدترین نظیر کوئی مل سکتی ہے۔ اور آیا ایسی کتاب اس قابل ہے۔ کہ ایک منٹ کے لئے بھی اس کی طرف توجہ کی جائے۔ اور اس کے جواب پر وقت ضائع کیا جائے اگر اخلاق اس درجہ گر گئے ہیں۔ اور مسلمانوں کا معیار شرافت اتنا گھٹیا ہے۔ تو پھر چالیس ایسے ایسے مولانا جس کی ایک نظیر اوپر دی ہے۔ تصدیق فرماویں یا چالیس معتبرین جن کا اپنے اپنے علاقے یا قوم پر اثر و رسوخ ہے کہ محمد یعقوب ہمارا نمائندہ ہے۔ تو اس کتاب کا جواب ہم چالیس روز کے اندر شائع کر دینگے۔ یا ایک مجلس بشرائط مقررہ قائم کریں۔ اس میں تمام جواب دیدیا جائیگا۔

اب میں عشرہ کاملہ کی ایک عبارت نقل کرتا ہوں۔ اسے غور سے پڑھئے:۔

"ہندوستان کی مشہور درگاہوں سرہند۔ اجمیر۔ پیران کلیر وغیرہ میں ان ہزاروں کے معتقدوں نے مکان کا کچھ حصہ بہشتی گلی وغیرہ کے نام سے موسوم کیا ہے۔ جاہل لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ اس جگہ سے گذرنا بہشتی بنا دیتا ہے۔ جو بروئے شرع شریف بالکل بے اصل اور لغویات ہے۔ لیکن عام خیالات کو وزن کر کے مرزا صاحب نے بھی اس مجرب نسخہ کا استعمال کیا۔ اور رسالہ الوصیۃ میں ایک بہشتی مقبرہ کا اعلان کیا۔ اور اس میں لکھا کہ جو شخص اسلامی خدمات کے لئے بہشتی مقبرہ کے نام پر اپنی جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ وقف کریگا۔ اس کو اس مقبرہ میں (دفن ہونے کی) جگہ ملیگی۔ اور وہ بہشتی ہو جائیگا۔ اس اعلان پر کھنا کھن روپیہ برسنے لگا۔ چنانچہ ۱۹۰۶ء میں اس مقبرہ پر تین ہزار روپیہ صرف کیا۔ اور ۱۹۱۴ء کے لئے گیارہ ہزار کا مطالبہ ہوا۔ اور صاف لفظوں میں اعلان کیا گیا۔ کہ جو کوئی اس مقبرہ میں مدفون ہو گا بہشتی ہو جائیگا۔ اب غور کا مقام ہے کہ کیا اس اعلان سے کل انبیائے کرام خصوصاً حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خلفائے راشدین اور صحابہ کرام کی سخت تکذیب و توہین نہیں۔ کہ صرف دسواں حصہ جائداد دیکر جو وہاں دفن ہوا۔ بہشتی ہو گیا۔ خواہ اعمال کی کیسی ہی حالت ہو۔ آج تک مکہ مکرمہ۔ مدینہ طیبہ بیت المقدس سب اس شرف سے محروم ہے"۔

مندرجہ بالا عبارت میں اس شخص نے نہایت افترا پردازی سے کام لیتے ہوئے مندرجہ ذیل فقرات حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے منسوب کئے ہیں

(۱) "جو شخص اسلامی خدمات کے لئے بہشتی مقبرہ کے نام پر اپنی جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ وقف کریگا اس کو اس مقبرہ میں (دفن ہونے کی) جگہ ملیگی اور وہ بہشتی ہو جائیگا"۔

(۲) "اور صاف لفظوں میں اعلان کیا گیا کہ جو کوئی اس مقبرہ میں مدفون ہو گا۔ بہشتی ہو جائیگا"۔

حالانکہ تمام الوصیۃ میں بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کی کسی کتاب کسی رسالے کسی تحریر کسی تقریر کسی ڈائری میں نہ یہ فقرات موجود ہیں۔ نہ اس مفہوم کے فقرات۔ کھلا کھلا بہتان صریح کذب اور صاف افترا ہے۔ ناظرین کرام صفحہ ۲۰ الوصیۃ ملاحظہ فرماویں وہاں حضرت مسیح موعودؑ لکھتے ہیں:۔

"اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دیگی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے۔ کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائیگا"۔

اس عبارت کی موجودگی میں کیا کوئی ایماندار انسان کہہ سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ صاف لفظوں میں اعلان کیا ہے کہ جو کوئی اس مقبرہ میں مدفون ہو گا۔ بہشتی ہو جائیگا۔ اور کیا یہ درست ہے۔ کہ مقبرہ بہشتی کی مثال اجمیر و پیران کلیر کی سی ہے "بہشتی گلی کی نسبت لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ اس جگہ سے گذرنا بہشتی بنا دیتا ہے"۔ حالانکہ حضور فرماتے ہیں:۔

تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونیوالا متقی ہو۔ اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو"۔

پس اس کی مثال بہشتی گلی۔ بہشتی دروازے کے ساتھ کس طرح منطبق ہو سکتی ہے۔ یہ لکھنا کیا ایمانداری ہے "جو وہاں دفن ہوا۔ بہشتی ہو گیا۔ خواہ اعمال کی کیسی ہی حالت ہو" (صفحہ ۱۶۹) پھر یہ استفسار طلب کہ جائداد کا دسواں حصہ جو اس بات کے ثبوت میں طلب کیا گیا ہے۔ کہ دفن ہونیوالا اپنا مال فی سبیل اللہ اشاعت اسلام کے لئے خرچ کرنے کو تیار تھا۔ اس کا حضرت مسیح موعودؑ سے کیا تعلق ہے۔ یہ مال تو ایک انجمن کے سپرد کرنے کا ارشاد ہے۔ اور اس کا باضابطہ و باقاعدہ حساب کتاب ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ یا ان کے خاندان نے اپنی ذات کے لئے کبھی اس سے کچھ نہیں لیا ؛

---

# اخبارات پر سرسری نظر

### سررشتہ تولیت درگاہ اجمیر کے احکام

آستانہ اجمیر کے خداوندوں نے اپنے وابستہ دامن رنڈیوں وغیرہ کے نام حکم جاری فرمایا ہے کہ "طوائف روبرو نے بیٹھی۔

دالان دپائیں آستانہ رات کو بارہ بجے سے تین بجے تک چادر و حجاب کے ساتھ گا سکتی ہیں"۔

ایں ہم غنیمت است۔ طوائف اور درگاہ پر حاضری چادر و حجاب کی یاد دہانی۔ اور احکام پر تو ماشاء اللہ پہلے ہی عامل ہیں۔ صرف یہی کسر تھی۔ بارہ بجے سے تین بجے رات تک عین تہجد کے وقت گانا بجانا حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتی کی روح کو غالباً بہت راحت پہنچانے والا ہو گا۔

## ایک رکن فد خلافت کا خط

ایک بزرگ نے لکھا ہے کہ ہندوستان میں اسلامیوں کو اسوقت سے زوال آیا کہ اُمراء نے غرباء کو سلام علیکم کہنا بند کر دیا۔ لیکن اب تو یہ حالت ہے۔ کہ بڑے بڑے علماء بھی اپنے خطوط میں سلام علیکم حسب طریق نبوی نہیں لکھتے۔ نجات بجنور ۲ر جنوری نے "مولانا محمد عبد الماجد القادری کا خط آمدہ از جدہ نقل کیا ہے۔ جو یُوں شروع ہوتا ہے:-

"عزیزی مولوی حامد میاں سلمہٗ دعا۔ معلوم نہیں تم کہاں ہو۔"

مولانا نے السلام علیکم لکھنا اپنی وجاہت کے خلاف سمجھا۔ حالانکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چھوٹے بچوں کو پہلے سلام علیکم فرماتے تھے۔ یہ ہے علماء کی حالت۔ اسقدر سنت نبوی سے بعید ہے۔ یہ لوگ عرب کی خلافت کا فیصلہ کرنے گئے ہیں۔ اور خود ہندوستان میں اپنی یہ حالت ہے کہ ایک مسجد پر بھی پورا قبضہ نہیں۔ ع

تو برونِ در چہ کردی کہ درون کعبہ آئی

## سوراجیہ میں کیا ہوگا

آجکل ہندوستانی سوراجیہ کے لئے بیتاب ہیں۔ ہند میں جو ایک دو ریاستیں رہ گئی ہیں۔ ان کے حالات ملاحظہ ہوں:-

"ہندوستانی راجوں اور مہاراجوں نے حسن وعشق کی خرید میں آپس میں بازی لگا رکھی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس عیاشی کی گھوڑ دوڑ میں یورپین اور ہندوستانی رنگ اپنی اپنی جگہ مقبول ہیں۔ ایک ولی عہد ریاست نے تو پیرس میں انگلستان کی ایک مہ جبین پر پینتیس لاکھ روپیہ قربان کر دیا۔ لیکن ایک کہنہ مشق مہاراجہ نے صرف لاکھ سوا لاکھ روپیہ ممتاز بیگم پر نچھاور کئے۔ اور اپنی جیب خاص سے شمبھو دیال نامی ایجنٹ کو چھبیس ہزار آٹھ سو روپیہ دیئے۔ تاکہ اس رقم کو "ممتاز" کی تلاش میں صرف کیا جائے۔"

## تم کو بہرحال روپیہ بھیجنا ہے

سیٹھ چھوٹانی کے ہاتھوں جب سے خلافت کا کئی لاکھ روپیہ خورد برد ہوا ہے۔ غالباً مسلمانوں نے امداد سے ہاتھ اٹھا لیا ہے جناب محمد علی صاحب جمعیۃ العلماء ہند کی معرکۃ الآراء تقریر میں ان الفاظ بہرحال روپیہ دینے کی تاکید فرماتے ہیں:-

"میری لڑکی علیل ہے۔ فرض کرو اسے علاج معالجہ کے لئے سو روپیہ کی ضرورت ہے۔ مجھے اسکی محبت بھی ہے۔ اب اگر میں یہ روپیہ کسی شخص کے ہاتھ بھیجوں۔ اور وہ اس روپیہ کو میری لڑکی تک نہ پہنچائے۔ تو میں کیا کروں گا۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں کروں گا کہ روپیہ بھیجوں۔ روپیہ برابر بھیجتا رہوں گا۔ خواہ وہ کتنی بار غبن کیوں نہ کیا جائے۔ آپ کے دل میں اسلام کی محبت ہے۔ تو کیا ایک چھوٹانی کے واقعہ کے بعد آپ ہمیشہ کے لئے اسلام کی خدمت اور امداد سے دست بردار ہو جائینگے۔" (نجات ۷ر جنوری)

## کیا اسلام انسان کے اخلاق اعلیٰ نہیں بنا سکتا

جناب محمد علی صاحب اپنی تقریر جمعیۃ العلماء ہند میں فرماتے ہیں:-

"میرے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ میں گاندھی کا مبلغ ہوں۔ ہندو پرست ہوں۔ ایسا ہوں۔ اس کا جواب قبل ازیں بھی دے چکا ہوں۔ کہ واقعی میں مہاتما گاندھی کو ان کے اخلاق وعادات کے لحاظ سے آجکل دُنیا میں سب سے بڑا انسان سمجھتا ہوں۔"

تو کیا "مولانا" کا یہ مطلب ہے کہ اسلام انسان کے اخلاق کو اعلیٰ بنانے سے قاصر ہے۔ اور اسکی قوت قدسیہ ایک شخص بھی صاحب مکارم اخلاق نہیں تیار کر سکتی۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

## آخر مان لیا

پہلے پہلے جب ہم نے اعلان کیا کہ ترکوں نے خلافت منسوخ کر دی۔ تو بعض اخباری دریان ہمارے گلے کا ہار ہو گئے۔ اور یہاں غیر احمدیوں کے جلسہ میں ایک مولوی صاحب نے کہا۔ یہ افتراء محض ہے۔ لیکن سچ ہے۔ اب تو ان کے لیڈر جناب محمد علی صاحب نے بھی تسلیم کر لیا۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:-

"نظام خلافت جس کا قلادہ ترکوں نے اپنی گردن سے نکالکر پھینک دیا۔ ڈر ہے کہ کہیں قلادۂ اسلام بھی یونہی نہ اتار پھینکیں۔ وہ یورپ پر فتح پا کر بھی افسوس ہے کہ اس سے مرعوب ہو گئے ہیں۔"

اب کیا فرماتے ہیں۔ علماء دین متین۔ ان لوگوں کے حق میں جنہوں نے آپ کی "اساس اسلام" کی یوں بیخ کنی کی۔ جس کے لئے مسلمانان ہند میں جہاد فرض ہو گیا تھا۔ اور وہ رک نہ سکتے تھے۔

## تقلید کا جُوا اُتار پھینکنے کی کوشش

جناب محمد علی صاحب مسلمانوں کے مسلم لیڈر جمعیۃ العلماء ہند کے بھرے اجلاس میں فرماتے ہیں۔ اور حنفی علماء سنتے ہیں:-

"ہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث اور اسی قسم کی صحیح کتب حدیث کی تعلیم چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ علماء پہلے ان کتابوں کو پڑھیں اور پڑھائیں۔ اور اس کے بعد ہدایہ اور در مختار کی طرف متوجہ ہوں۔ متاخرین کو متقدمین پر ترجیح نہ دیں۔ سب سے پہلے اصلی سرچشمہ ہدیٰ کی طرف جائیں۔ میں غیر مقلد نہیں ہوں۔ حنفی ہوں لیکن ساتھ ہی ساتھ میرا یہ عقیدہ ہے کہ ممکن ہے کہ کسی مسئلہ میں مجھ جیسا جاہل بھی ساتھ صحیح ہو۔ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگ اور عالم نے ممکن ہے کہ غلطی کی ہو۔ اس لئے میرے لئے ضروری ہے۔ کہ میں خود بھی کتاب اللہ اور سنت کی طرف جاؤں اور خود ان کی تعلیمات پر غور کروں۔ میں اس کا قائل نہیں ہوں کہ ممکن نہیں۔ کہ حقیقت فقہ حنفی فقہ شافعی۔ فقہ مالکی اور فقہ حنبلی کے باہر بھی ہو۔ ہم کو قرآن کے معنی اور حدیثوں کی روایت کے متعلق تجسس کرنا پڑیگا۔ اور حقیقت تک پہنچنے کی کوشش آج بھی ضروری ہے۔"

ہم نے دیکھ لیا ہے کہ ترکوں نے کس طرح اپنے علماء سے بیزار ہو کر قلادۂ خلافت کو اپنی گردن سے اتار دیا ہے۔ اور ان کے مجاہدین سے کتنے اسلام سے دور جا رہے ہیں۔ میں علماء کرام کی خدمت میں صاف کہتا ہوں۔ کہ اگر انہوں نے بڑے بڑے اصولوں کو چھوڑ کر فروعات کی طرف زیادہ توجہ کی۔ اور چھوٹی چھوٹی باتوں میں ہماری زیادہ گرفت کی۔ اور ہماری بڑی غلطیوں کو اور ہمارے بڑے گناہوں کو نظر انداز کیا۔ تو صرف یہی نہیں۔ کہ مسعود الحسن صاحب اور عبد السلام صاحب کی ڈاڑھی منڈے رہینگے۔ بلکہ مجھے خوف ہے کہ کہیں معظم علی صاحب کی اور میری بھی ڈاڑھی نہ منڈ جائے۔"

پس کیا فرماتے ہیں۔ علماء احناف۔ کہ "مولانا محمد علی صاحب" ارتداد کی راہ اختیار کر رہے ہیں۔ فتویٰ تو تیار ہے۔ اب کیا اسپر عمل کرنے کے لئے انہیں کابل لے جانا پڑیگا۔

## انگورہ پارلیمنٹ کا رویّہ

حازم بے نے کہا:- "خاندان عثمان میں ایسی عورتیں بھی ہیں۔ جو پندرہ سال سے بھی پہلے کی بیوہ ہیں۔ پس اگر ان کے متوفی شوہر ان سے نکاح کرنے کے جرم کے ارتکاب سے پندرہ سال پہلے مرتکب ہوئے بھی تھے۔ حالانکہ یہ کوئی جرم نہیں ہے تو اس کو اب مدت گذر گئی۔ اور ان کے گناہوں کا ان میں کوئی اثر باقی نہیں ہے۔ اور نہ یہ ان کی جوابدہ ہو سکتی ہیں۔ لہٰذا ان کی عورتوں کو ضرور اس امر کا موقع دینا چاہیئے کہ وہ اپنے متوفی شوہروں کی جائداد سے فائدہ اٹھا سکیں۔"

امین بے مبعوث توفاد نے جواب دیا کہ مذکورہ بالا قانون ایسا قانون ہے۔ جس میں حکومت کے قوانین اساسیہ کے مطابق کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جا سکتی۔"

یہ ہے ترکوں کا اسلام اور یہ ہے ان کی حکومت کی معدلت گستری۔

## وہ خاص معنے کیا ہیں

ہمعصر نجات بجنور نے اتحاد مشرقی جلال آباد سے افغانستان کے حالات

چھاپے ہیں۔ جن میں ایک پیرایہ ہے:-

"ہندوؤں کے علاوہ مسلمانوں کے تمام فرقوں کو آزادی ہے۔ شیعہ۔ سنی۔ وہابی۔ حنفی اور احمدی سب اپنی اپنی جگہ آزاد ہیں۔ شیعہ حضرات ملک کے بعض بڑے بڑے ذمہ دار عہدوں پر ممتاز ہیں۔ اور انہیں ملک پر خاص اثر و رسوخ حاصل ہے۔ اس میں شک نہیں کہ گذشتہ مہینوں میں ایک احمدی بھائی کے سنگسار ہونے سے بہت سی بدگمانی پھیلی ہے۔ لیکن یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ افغانستان میں بہت سے احمدی رہتے ہیں۔ صرف ایک خاص شخص کی سنگساری کوئی خاص معنی رکھتی ہے۔"

## علاماتِ قربِ قیامت

اخبار مسلم لاہور لکھتا ہے کہ :- "ایک صاحب جو نوجوانی اور شباب کے دیوانے ہیں۔ ان کی ماں ایک ضعیفہ تھی۔ مگر مالدار تھی۔ بدمعاشوں نے اس کے مال کو چھین لیا۔ جس کے غم میں وہ دیوانی ہو گئی۔

ایک روز کا واقعہ ہے کہ اس کے وہی نوجوان صاحبزادے جو کسی معزز عہدے پر ممتاز ہیں۔ گھر میں آئے۔ والدہ بتقاضائے جنون سہم کر الگ گوشہ میں بیٹھ گئی۔

یہ عہد شباب کے متوالے والدہ کو اس طرح دیکھ کر ہنٹر لیکر لے مارنے لگے اور فرمانے لگے کہ لے اب تیرا جنون نکالتا ہوں۔ اسکے بعد پولیس کو بلا کر اسے پاگل خانہ بھجوا دیا۔ جہاں وہ ضعیفہ جا کر کچھ دنوں کے بعد غم و الم کے شکار ہونے کے سبب سے نذر موت ہو گئی"!

کیوں صاحب! ہے مصلح موعود کی ضرورت یا نہیں۔ وہ مصلح آ چکا ہنوز آپ کے بھائی بندوں کا یہ حال ہے۔

## اسلام کو نہیں بلکہ اپنے آپ کو رسوا کیا

مشرق گورکھپور لکھتا ہے:- "ایک زمانہ میں ان احرار نام نہاد نے اپنے زعم میں اسی کو لمبے چوڑے اشتہاروں اور اعلانوں سے مشہور کیا کہ کونسل کی ممبری حرام ہے۔ اسکی رائے زنی حرام ہے۔ اور اس کے لیے کوشش کرنیوالا خاطی اور گنہگار ہے۔ اگر کونسل کی ممبری کل ناجائز تھی تو آج کیوں بعض احرار اسلام کونسلوں کی ممبریاں کر رہے ہیں۔ اسی طرح انگریزوں کی ملازمت کا مسئلہ ہے وہ اگر حرام تھی تو اب کس تنسیخ سے جائز ہے غالباً اسی کے تحت میں ہجرت اور تعلیم کا سوال ہے ایک غیر مسلم سوال کر سکتا ہے کہ جن لوگوں نے مذکور بالا شعبہ جات حیات کو خدا اور رسول کے حکم سے ممنوع قرار دیا تھا۔ وہ آج پھر کس حکم سے ان چیزوں کو جائز قرار دے رہے ہیں۔"

## شہنشاہ اورنگ زیب کی ہندو پروری

ہندو عموماً اورنگ زیب کے خلاف پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ محض اسلئے کہ وہ اسلامی بادشاہ تھا۔ منصلہ ذیل ایک منشور شاہی ملاحظہ ہو جس سے اس کی بے تعصبی بلکہ ہندو پروری ظاہر ہے۔ یہ وہی اورنگ زیب ہے۔ جسکی نسبت بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سوامن جنیو جمع کر کے روٹی کھایا کرتا تھا۔

"دریں ایام معدلت انتظام بعرض اشرف اقدس ارفع اعلیٰ رسید کہ بعضی مردم از راہ عنف تعدی بہنود سکنۂ قصبہ بنارس و برخی امکنہ ودیگر نواحی آں واقعیت جماعت برہمنان سدنۂ آں محال کہ سدانت بتخانہا قدیم آنجا بانہا تعلق دارد مزاحم و معترض میشوند و میخواہند کہ اینہاں را از سدانت کہ از مدت مدید بانہا متعلق است باز دارند و ایں معنی باعث پریشانی و تفرقہ حال ایں گروہ میگردد۔ لہٰذا حکم والا صادر میشود کہ بعد از ورود ایں منشور لامع النور مقرر کنند کہ من بعد احدی بوجوہ تعرض و تشویش باحوال برہمنان و دیگر ہنود متوطنہ آں محال نہ رساند تا آنہا بدستور ایام پیشین بجا و مقام خود بوده بجمعیت خاطر بتقاء دولت جاوید آیت ازل بادو قیام نائینہ دریں باب تاکید دانند"

## بونگا برادری کا نفوذ

ہم نے الفضل کے گذشتہ پرچہ میں ملک کے مسلم لیڈروں کی ایک کانفرنس کا ذکر کیا تھا۔ ہمعصر زمیندار مورخہ ۲۷ جنوری سے معلوم ہوا کہ میاں عبد العزیز صاحب بیرسٹر ایم۔ ایل۔ سی کی کوٹھی کے بڑے ہال میں پنجاب پراونشل بونگا کانفرنس کا اجلاس شام کے ٹھیک چار بجے شروع ہوا۔ سر میاں محمد شفیع۔ آنریبل خان بہادر شیخ عبد القادر صدر پنجاب کونسل۔ میاں شاہنواز ایم۔ ایل۔ سی۔ مولانا مظہر علی اظہر ایم۔ ایل۔ سی۔ شیخ محمد صادق ایم۔ ایل۔ سی۔ سیف الملت ڈاکٹر کچلو۔ غازی عبد الرحمن۔ خواجہ دل محمد کے علاوہ پنجاب و صوبہ سرحد کے پچاس ایک موقر بونگے شامل جلسہ تھے۔ استقبالیہ کمیٹی کے صدر میاں عبد العزیز صاحب بیرسٹر ایم۔ ایل۔ سی نے اپنے خطبہ دلپذیر کے ایک ایک پیراگراف پر ایک دروازے سے دوسرے دروازے پر جست کر کے اپنی بونگیت کا عملی ثبوت دیا۔ اسکے بعد سب کے سب بونگوں نے یک زبان ہو کر خواہش ظاہر کی کہ کانفرنس کے صدر محترم دیگر حاضرین کی طرح کرسی پر نہ بیٹھیں۔ چنانچہ منتخب شدہ صدر مولانا ظفر علی خان حقہ ہاتھ میں لیکر کرسی سے قالین پر آ گئے۔ (۲) قرار پایا کہ بونگوں کی عالمگیر انٹرنیشنل برادری میں آقائے رضا خان۔ غازی امان اللہ خان۔ جرنیل غازی نادر خان۔ غازی اعظم مصطفےٰ کمال پاشا۔ حضرت سعد زاغلول مصری۔ سلطان ابن سعود اور غازی عبد الکریم ایدہم اللہ بنصرہ کو رشتہ اخوت میں منسلک ہونے کی دعوت دیجائے۔ محرک خان بہادر شیخ عبد القادر۔ صدر۔

## آرین کذب کا پولندہ

آریہ گزٹ لکھتا ہے۔ "معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے ایک ایسا قرآن تصنیف کیا تھا۔ کہ جسکو وہ موجودہ قرآن کی جگہ رائج دنیا چاہتے تھے مگر ملک الموت نے ان کی خواہش پورا کرنے کی اجازت نہ دی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اب یہ قرآن مسٹر محمد علی صاحب امیر جماعت مرزائی لاہور کے قبضہ میں آ چکا ہے۔ اور وہ اس کو شائع کرنا چاہتے ہیں۔"

اگر مذہب کے یہ معنے ہیں۔ کہ انکے پیرو انسان ہر قسم کے کذب و افترا کو اپنا شیوہ بنالے اور باوجود خوب جاننے پہچاننے اور سمجھنے کے ایک جھوٹ بات شائع کر دے تو واقعی آریہ سماج کا سب مذاہب سے چوٹی کا مذہب ہے مجھے افسوس ہے۔ کہ آریہ سماج کے ممبروں میں سے ایک بھی ایسا مرد میدان نہیں نکلتا جو ایسے افتراء پردازوں کو لعنت ملامت کرے اور یہ سمجھے سمجھائے کہ ایسی ایسی حرکات سے آریہ سماج اور بھی بدنام ہو جائے گی آریہ گزٹ کے ایڈیٹر کو خوب معلوم ہے۔ کہ احمدیوں کا وہی قرآن مجید ہے جو آج سے تیرہ سو برس حضرت محمد مصطفےٰ صلعم پر نازل ہوا۔ اور ہر اسلامی فرقے کے پاس وہی قرآن مجید ہے۔

## اتحاد کا راز مل گیا

کشمیری لکھتا ہے:- "ہر ایسی کانفرنس یا کانگرس میں جہاں ہندوستانی مختلف المذاہب جمع ہوتے ہیں۔ اختلافات خیالات کی وجہ سے کچھ نہ کچھ بدمزگی ہو ہی جاتی ہے۔ لیکن موسیقی کانفرنس جو ۱۰ ار جنوری کو لکھنؤ میں منعقد ہوئی ہے۔ خوش نصیب اجتماع ہے۔ جہاں ہندو مسلمان دونوں ہنستے کھیلتے گئے اور خوش و خرم واپس آئے"۔

تو کیا ہمارے معزز ہمعصر کشمیری کا یہ مطلب ہے۔ کہ دنیا کا آئندہ مذہب موسیقی ہو تاکہ مختلف مذاہب ہندوستانی اس پر جمع ہو سکیں۔

## جنس کا روکنا منع ہے

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سپریم کورٹ نے روئی کے ذخیرہ کے متعلق ایک فیصلہ صادر کیا تھا۔ اور فیصلہ میں لکھا کہ روئی کا ذخیرہ رکھنا یا اور کوئی اناج اور خوراک گراں قیمت پر بیچنے کی غرض سے روک رکھنا ناجائز ہے۔ اور وہاں کے اٹرنی جنرل کی رائے ہے کہ اس فیصلہ پر عمل کرنے سے گرانی اجناس خوراک کا مسئلہ حل ہو جائیگا۔

شکر ہے۔ آخر مغربی قومیں بھی اسلام کی صداقت کی قائل ہو رہی ہیں۔ آج سے تیرہ سو سال پیشتر یہی حکم ہمارے نبی کریم نے دیا تھا۔

## مؤتمر مکہ میں کیا ہو گا

فتح العرب لکھتا ہے:- "مؤتمر مکہ میں مندرجہ ذیل امور پر غور کیا جائیگا۔ (۱) علی ابن شریف حسین کی حکومت کو تسلیم نہ کیا جائے۔ (۲) مکہ مکرمہ میں جمعیت الامم کا قیام (۳) حجاز میں ایک ریاست کا قیام جس کی صورت یہ ہو کہ ایک شخص کو شریف حجاز تجویز کیا جائے۔ اور اسکے وزراء شامی۔ مصری اور ہمسایہ عرب قبائل میں سے ہوں۔ (۴) حجاز کو نتیجہ کیلئے دول اسلامیہ کی حمایت کے تحت

# حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

## جو جلسہ سالانہ مستورات میں فرمائی

جلسہ کا آخری دن مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۴ء حضور اقدس ایدہ اللہ بنصرہ کی تقریر کا تھا۔ حضور ۱۱ بجے کے بعد رونق افروز جلسہ گاہ ہوئے۔ پہلے تو حضور نے عورتوں سے بیعت لی۔ پھر ۱۲ بجے کے بعد تقریر دلپذیر فرمائی جس کا خلاصہ ذیل ہے۔ حضور نے تشہد و تعوذ کے بعد سورۃ فاتحہ تلاوت کی اور فرمایا۔

میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اُسنے ہماری ہدایت کے لئے مسیح موعود کو بھیجا اور ہمیں اُسکے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ پھر میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اُسنے ہماری جماعت کے دلوں میں اسبات کا جوش اور تڑپ رکھدی ہے۔ کہ وہ اس پیغام کو پہنچائیں۔ اس زمانہ میں مسلمانوں کی جو حالت ہے اور جس حالت میں وہ مبتلا ہو رہے ہیں۔ اسکو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ بہت بڑا معجزہ ہے۔ کہ آپ کے طفیل عورتوں تک میں بھی یہ خواہش موجود ہے کہ اولاد ایسی ہو جو خادم دین ہو۔ وہ عورتیں جو پہلے اپنے وقت کو لڑائی جھگڑوں یا غیبت میں گنواتی تھیں اب حضرت مسیح موعود کو قبول کرکے دین کی خدمت میں صرف کرتی ہیں۔

مگر میں اس امر کے اظہار سے رُک نہیں سکتا۔ کہ جہاں ہماری جماعت کے مردوں کے لئے دینی ترقی کے رستے طے کرنے باقی ہیں۔ وہاں ہماری جماعت کی عورتوں کے لئے بھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ بلکہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ مردوں کی نسبت عورتوں میں ابھی دینی ترقی کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

دینی اور دنیاوی حالت اور چیز ہے۔ اور کام کرنیکی قابلیت اور چیز ہے۔ ایک ہیں کہ انہیں دل میں بہت جوش ہے مگر اسکے لئے سامان نہیں۔ یا تو سامان ہیں مگر طرز استعمال نہیں۔ مثلاً ایک آدمی بیمار ہے اور وہ چاہتا ہے کہ میں اچھا ہو جاؤں۔ اور کونسا بیمار ہے جو یہ چاہتا ہو کہ مجھے صحت حاصل ہو جائے۔ مگر وہ جنگل میں جہاں کوئی معالج یا ڈاکٹر نہیں مل سکتا۔ یا اگر حسن اتفاق سے مل تو سکتا ہے لیکن اسکے پاس ڈاکٹر کو دینے کے لئے فیس نہ ہو۔ یا اگر فیس ہو بھی تو دوائی نہیں تو محض اچھا ہونیکی خواہش اور جوش سے وہ تندرست نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح بعض دفعہ انسان کے دل میں جوش تو ہوتا ہے اور اسکو سامان میسر نہیں آتے۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جوش بھی ہوتا ہے اور سامان بھی میسر آجاتے ہیں۔ مگر اُن سامانوں سے کام لینا نہیں آتا۔ تو وہ جوش اور وہ سامان کسی کام نہیں آتے۔ تو ضرورت اس امر کی ہے کہ پہلے دل میں تڑپ ہو۔ اور جوش ہو۔ پھر سامان ہوں اور ان سامانوں کے استعمال کا علم ہو۔ یہی حالت ہماری عورتوں کی ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل میں دین کی تعلیم اور اسلام کے حاصل کرنے کی خواہش ہے۔ لیکن جبتک اسکے پورا کرنیکے سامان میسر نہ ہوں تو کتنا ہی شوق اور جوش ہو کہ خدا کی راہ میں کام کریں۔ لیکن اگر سامان ہی نہ ہوں نہ انکے استعمال کا طریقہ آتا ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ عورتیں جماعت کا ایک ایسا حصہ ہیں کہ جب تک انکی تعلیم و تربیت اسطرح نہ ہو بلکہ مردوں سے زیادہ نہ ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت کی ترقی اور تربیت میں بڑی سخت روک رہیگی۔ انکی مثال اس ہیرے والے کی ہوگی جو رکھتا ہو اور اُسکے استعمال سے بے خبر ہو۔ وہ اسے ایک گولی سمجھکر پھینک دیتا ہے۔

مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں بمبئی گیا ان دنوں وہاں ایک شخص پر مقدمہ چل رہا تھا۔ کہ اس نے چوری کے ہیرے خریدے ہیں۔ بات یہ تھی کہ ایک جوہری جا رہا تھا۔ جاتے ہوئے اس کے ہیروں کی پڑیہ گر گئی جو ایک لڑکے کے ہاتھ آگئی۔ پندرہ سولہ ہیرے تھے اس نے سمجھا کہ شیشہ کی گولیاں ہیں۔ حالانکہ وہ کئی لاکھ کے ہیرے تھے۔ ایک شخص نے دیکھا کہ ہیرے ہیں اُسنے پیسہ کے چار چار خرید کر لئے۔ ان بچوں کو معلوم نہ تھا کہ کیا چیز ہے اور انکا استعمال کیا ہے۔ اسی طرح ہمارے ہاتھ میں کیسی ہی قیمتی چیز ہو۔ اگر ہمیں علم نہیں یا اسکا استعمال نہیں جانتے تو اسکی گویا کچھ بھی قیمت نہ ہوگی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری عورتوں کے دل میں جوش ہے۔ انکو خدا سے ملنے کی تڑپ ہے۔ خدا کی راہ میں کام کرنیکے لئے بیقرار ہیں۔ مگر ہم ان کے لئے ابتک کوئی سامان نہیں کر سکے۔

### یورپ کی عورتیں

یورپ میں میں نے دیکھا ہے۔ کہ عورتیں مقابلہ علم کے لحاظ سے یہاں کی عورتوں سے جانور اور آدمی کا مقابلہ ہے۔ وہاں ہر ایک عورت تعلیم یافتہ ہے۔ کوئی عورت ایسی نہ ہوگی جو تعلیم یافتہ نہ ہو۔ اور کوئی عورت اس قسم کی نہیں مل سکتی جو اسبات کو سمجھتی نہ ہو کہ تعلیم کی کیا قدر ہوتی ہے اور اسکی قوم کو کسطرح فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ وہاں میں نے دیکھا ہے کہ عورتیں مردوں کی طرح میدان عمل میں نکلتی ہیں۔ وہ ویسی ہی تقریریں کرتی ہیں جیسی مرد تقریر کرتے ہیں۔ وہ اسی طرح مختلف قسم کی سوسائٹیوں میں شریک ہوتی ہیں جیسے مرد ان کے ممبر ہوتے ہیں۔ اور وہ تمام معاملات میں مردوں کی طرح اس سوسائٹی میں دخل دیتی ہیں۔ ملکی معاملات اور حکومت کے کام میں بھی اسی طرح دخیل ہیں جسطرح مرد۔ پارلیمنٹ کی ممبر بنتی ہیں۔ مردوں کی طرح معقولیت سے پارلیمنٹ کے کاموں میں حصہ لیتی ہیں۔ یورپ میں کوئی میدان نہیں جہاں مرد جاویں اور عورتیں نہ جاویں۔ وہاں عورتیں مردوں سے لڑتی ہیں کہ ہمیں کیوں کام پر نہیں جانے دیتے اور مطالبہ کرتی ہیں اور اپنے مطالبات میں کامیاب ہو جاتی ہیں۔ انسانیت کے لحاظ سے مرد و عورت دونوں برابر ہیں۔ خدا نے جیسے دو آنکھیں دو کان زبان ناک وغیرہ اعضاء مرد کو بنائے۔ دل دونوں میں ہے ہاتھ پاؤں دونوں کے ہیں۔ اپنے علم کے مطابق جو مرد کر سکتا ہے عورت بھی کر سکتی ہے۔ بیشک بعض کام ایسے ہیں جو عورتیں نہیں کر سکتیں جیسے جنگ کا کام۔ مگر پھر بھی بہت سی عورتیں ملتی ہیں جنھوں نے میدان جنگ میں اپنی قابلیت کے جوہر دکھلائے۔ ایک موقعہ پر ابو سفیان کی بیوی نے۔ اسلام کی وہ خدمت کی جو مرد نہیں کر سکتے تھے۔ عیسائیوں کی فوج دس لاکھ تھی اور مسلمان مرد ساٹھ ہزار تھے۔ کافروں نے ایسا حملہ کیا کہ مسلمان بھاگ نکلے۔ اسلامی لشکر عرب سے دور تھا اور انہیں بہت خطرہ ہو گیا۔ جب یہ لشکر بھاگتا ہوا عورتوں کے خیمہ کے پاس پہنچا تو ہندہ جسنے کفر کے زمانہ میں حضرت حمزہؓ کی لاش کے ناک کان کٹوا دئے تھے اپنے خیمہ کی چوبیں اُٹھالیں اور عورتوں سے کہا کہ تم میں سے ہر ایک اپنے اپنے باپ بھائی وغیرہ کو روکے کہ وہ یہاں نہ آئیں وہیں جا کر لڑیں۔ ابو سفیان خود بھی آرہے تھے اسلئے ہندہ نے ابو سفیان کے گھوڑے کو ڈنڈے مار کر پیچھے پھیر دیا اور کہا کہ اگر اسطرح بھاگ کر آؤگے تو اپنے ہاتھ سے قتل کر دونگی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کا لشکر جو بیدل ہو کر واپس آ رہا تھا پھر پیچھے مڑا اور دس لاکھ کو شکست فاش دی۔ وہ فتح محض عورتوں کی بہادری کا نتیجہ تھی۔

میں یہ کہہ رہا تھا۔ کہ یورپ میں عورتیں مردوں سے ہمیشہ مطالبہ کرتی رہتی ہیں۔ کہ ہمیں کام کیوں نہیں کرنے دیتے۔ جس کانفرنس میں میں گیا تھا محنت سے کام کرتی۔ میں نے وہاں کے حالات مطالعہ کرکے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ہمارے ملک کے مردوں کے دماغ وہاں کے مردوں سے اچھے ہیں اور عورتوں کے دماغ بھی وہاں کی عورتوں سے اچھے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ جو باتیں ہمارے یہاں کی اَن پڑھ زمیندار آسانی سے سمجھ سکتے ہیں وہاں کے تعلیم یافتہ مردوں کو سمجھنے میں دقت ہوتی ہے۔

دماغی حیثیت سے ہمارے دماغ اچھے ہیں ایسا ہی عورتوں کے دماغوں کی حالت ہے۔ پس اس افسوس کے بعد کہ ہماری عورتوں کی تعلیم و تربیت کے انتظام میں بہت کچھ کرنیکی ضرورت ہے۔ میں اپنی جماعت کی عورتوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی کمزوریوں کے خیال کو چھوڑ کر دینی اور دنیاوی تعلیم میں کوشش کریں۔ وہ یاد رکھیں کہ محض جوش کام نہیں آتا جبتک اسکے ساتھ علم و ہنر نہ ہو۔ میں جانتا ہوں کہ احمدی بہنوں کے دل میں جوش ہے کہ وہ خدمت دین کریں۔ مگر یہ جوش اُسوقت کام دیگا جب علم و تربیت کے ساتھ ہو۔ اگر تعلیم و تربیت نہ ہو تو کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوگا۔ پس اگر تم چاہتی ہو کہ کوئی کام کرو تو علم حاصل کرو اور سیکھنے کی کوشش کرو۔ علم تمھیں وہ قابلیت عطا کریگا جو تم کام کرنیکے طریق سے واقف ہو جاؤگی۔

حضور نے حصول تعلیم کے متعلق فرماکر دعا کی اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ عاجزہ صفیہ (ہمشیرہ رشید احمد) سیالکوٹ چھاؤنی

اشتہار

## دنیا میں بے نظیر تحفہ حب اٹھرا

### اٹھرا کیا ہے

جن کے بچے چھوٹی عمر فوت ہو جاتے ہیں - یا مردہ پیدا ہوں - یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہو - اسکو عوام اٹھرا کہتے ہیں اور طب میں اسقاط حمل کہتے ہیں - اس مرض کیلئے مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں - یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں - یہ ان گھروں کا چراغ ہیں جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن کر پیارے بچوں سے خالی تھے - اور وہ مایوس انسان جو اولاد زندہ نہ رہنے کے باعث ہمیشہ رنج اور غم میں مبتلا تھے وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں - ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین - خوبصورت - اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا صحیح سلامت و مضبوط پیدا ہو کر طبعی عمر پانیوالا - والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک - دل کی راحت ہوگا - **قیمت** فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ/) شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قریباً چھ تولہ خرچ ہوتی ہیں جو ایک دفعہ منگوا لینے پر فی تولہ ایک روپیہ (عہ) لیا جائیگا -

المشتہر
عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی - قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

---

قیمت ۱۲ آنے

## احکام القرآن

یہ کتاب اس سال کی جدید تالیفات میں سے وہ نہایت اہم اور مفید کتاب ہے جسکے بارے میں جلسہ سالانہ کے موقع پر پندرہ سولہ ہزار کے مجمع میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنی زبان مبارک سے پُرزور الفاظ میں سفارش فرمائی تھی - اب ذیل میں حضور کی تحریری ارشاد عالی کیطرف احباب کو توجہ دلانے پر اکتفا کرتا ہوں - تا آپ جلد سے جلد منگا کر اس کتاب سے مستفیض ہوں - وھو ھذا :-

"حکیم محمد الدین صاحب گوجرانوالہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشان کردہ قرآن کریم کے مطابق احکام القرآن کو ایک کتاب میں جمع کر کے چھاپ دیا ہے - میرے نزدیک اس کتاب کے ذریعہ سے انسان آسانی سے اس امر کو معلوم کر سکتا ہے - کہ اسلام اس سے کیا چاہتا ہے - اگر اس کتاب کو بطور تلاوت نہ پڑھا جاوے بلکہ بطور ایک کتاب کے اس کا مطالعہ کیا جاوے تو امید ہے - کہ بہت مفید ہوگی"

خاکسار مرزا محمود احمد

ملنے کا پتہ
حکیم محمد الدین احمدی - گوجرانوالہ پنجاب = محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار

---

## ایک نہایت بامَوقعہ مکان

ایک مکان پختہ بہت عمدہ موقعہ عزیزم مرزا شریف احمد کی کوٹھی کے قریب اور ہائی سکول کی عمارت کے سامنے جانب شرق قابل فروخت ہے - رقبہ کچھ کم دس مرلے ہے - اور مکان کے ایک طرف گلی اور دوسری طرف بہشتی مقبرہ کا راستہ ہے - گنجائش کے لحاظ سے مکان میں ایک دالان ایک چھوٹا دالان - ایک کوٹھڑی اور ایک چھوٹی کوٹھڑی ہے اور سامنے برآمدہ ہے - اور سارا مکان پختہ ہے - قیمت فوری لینے والے کیلئے ڈھائی ہزار مقرر کیگئی ہے - خواہشمند احباب خاکسار سے خط و کتابت فرماویں -

خاکسار :- مرزا بشیر احمد - قادیان -

---

## قادیان میں مکان بنانیوالوں کی خوشخبری

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ہے کہ قادیان بڑھیگا - دور دور تک یہ بستی پھیل جائیگی - مہاجرین کی تعداد ہر سال ترقی ہو کر یہ پیشگوئی ہمیشہ پوری ہوتی رہتی ہے - مولوی فضل الہی صاحب ٹھیکہ دار عمارتی کام میں خاص تجربہ رکھتے ہیں - چند سالوں سے قادیان میں مقیم ہیں اور انہوں نے کئی احباب کے مکانات بنوائے ہیں - مولوی صاحب نہایت کفایت شعاری اور محنت سے کام کرتے ہیں - اور ہر طرح دیانت سے جو صاحب مکان بنوانا چاہیں ان کو قادیان پتہ با خط و کتابت کریں -

راقم مفتی محمد صادق عفا اللہ عنہ قادیان

---

## لوگ موتیوں کے سُرمہ کے دلدادہ ہیں

اسلئے کہ یہ سُرمہ ضعف بصر - نگرے - خارش چشم - جلن - پپوٹوں کی سوزش - گوہانجنی - رتوندی - پانی بہنا - پھولا - جالا - دھند - غبار - پڑبال - ابتدائی موتیا بند غرضیکہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے - اسکا لگاتار استعمال عینک سے نجات دلاتا اور آنکھوں کو آئندہ بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے - قیمت فی تولہ عہ/ محصول ڈاک علاوہ - تسلی کیلئے ایک تازہ شہادت ملاحظہ ہو

**ایک بڑے مولوی صاحب کی شہادت** - جناب مولوی فضل اللہ صاحب امیر مولوی بیاور سے لکھتے ہیں - کہ مولا کریم کے فضل سے ایک تولہ سرمہ بہت مفید ثابت ہوا - لہٰذا براہ مہربانی ایک تولہ اور موتیوں کا سرمہ خاکسار کے نام بذریعہ وی پی ارسال فرماویں"

ملنے کا پتہ
منیجر کارخانہ موتیوں کا سُرمہ نور بلڈنگ - قادیان ضلع گورداسپور - پنجاب

---

## قادیان میں مکان بنانیکے خواہشمند احباب

قادیان کی پرانی آبادی اور نئی آبادی میں سکنی اراضی خریدنے کیلئے خاکسار سے خط و کتابت کریں - محلہ دارالرحمت کے نقشہ میں بھی چند کنال اراضی کی زیادتی کی گئی ہے - لہذا جو احباب اس محلہ میں زمین حاصل کرنیکی خواہش رکھتے ہوں - ان کیلئے موقعہ ہے - نور ہسپتال کے سامنے بھی کچھ اراضی قابل فروخت ہے - فقط والسلام

خاکسار :- مرزا بشیر احمد - قادیان -

---

## دوستو موتی لُٹ رہے ہیں

اسلام کا نورانی چہرہ لوگوں کو دکھلانے کیلئے صرف ۱۵ فروری تک صبغۃ اللہ معرکۃ الآراء ۱۱ کتب کا سٹ جس نے غیر مذاہب کی اینٹ سے اینٹ بجا دی ہے بجائے للعہ کے ۲ اور ۸ر محصول ڈاک کل [illegible] ملیگا - ہندو دھرم کی حقیقت - آریہ مذہب کی حقیقت - پروفیسر رام دیو کا جواب - ہندو دھرم و سوراج - ستیارتھ پرکاش - [illegible] - اذان کا گورمکھی ترجمہ - گورو کی بانی مسلمانوں [illegible] - حضرت مسیح موعود کا ذکر - جو کہ مہدی [illegible] ہو - [illegible] - منیجر نور - قادیان - ضلع گورداسپور -

---

## نئی کتب جلسہ پر چھپیں

احمدیت یا حقیقی اسلام [illegible] - سوانح عمری نبی کریم [illegible] - پیغام آسمانی [illegible] - سیاسی لیکچر - سیرت النبی مجلد - مجربات نورالدین [illegible] - تحفہ امیر کابل - مجمع البحرین - اسکے علاوہ موتیوں کی لڑی [illegible] - [illegible] - کیفیت [illegible] - تحقیق [illegible] - انجام [illegible] - [illegible] اسلام [illegible] - فہرست کتب مفت - حکیم شاہ [illegible] بک ڈپو قادیان

---

## ضرورت ہے

نئی ایجاد مشین جرابیں کیلئے خریداروں کی جو بعد استعمال مشین سارٹیفکیٹ ارسال فرما کر مشکور فرماویں - قیمت مع سامان ضروری ۱۳۰ یا نقش شدہ [illegible]

منیجر کارخانہ مشین جرابیاں - قادیان - پنجاب

---

## ضرورت ہے

(۱) ہر جگہ کے احمدی تاجران کی جو بھوپال میں اپنی تجارت کو فروغ دینا چاہیں
(۲) ایسے سرمایہ دار احمدی احباب کی جو کم از کم یکصد روپیہ ایک نفع بخش کام میں لگانا چاہیں - مفصل حالات از

"جنرل سپلائینگ ایجنسی بھوپال"

## سلسلہ عالیہ احمدیہ میں نئے داخل ہونیوالوں کی فہرست

### بقیہ ماہ جنوری ۱۹۲۴ء

| نمبر | نام | مقام |
|---|---|---|
| ۲۰۴ | عبداللہ صاحب | ریاست جموں |
| ۲۰۵ | احمد اللہ صاحب | " " |
| ۲۰۶ | دیوان صاحب | " " |
| ۲۰۷ | ہدایت اللہ صاحب | " " |
| ۲۰۸ | جمال دین صاحب | " " |
| ۲۰۹ | شمس الدین صاحب | " " |
| ۲۱۰ | علی بہادر صاحب | " " |
| ۲۱۱ | فتح محمد صاحب | ضلع لاہور |
| ۲۱۲ | برکت علی صاحب | " شاہپور |
| ۲۱۳ | ہمشیرہ نصیر الدین صاحب ملکانہ | " ایٹہ |
| ۲۱۴ | ڈاکٹر سنت سنگھ صاحب | " گورداسپور |
| ۲۱۵ | ابراہیم صاحب | " " |
| ۲۱۶ | نور محمد صاحب | " " |
| ۲۱۷ | حیات محمد صاحب | " سیالکوٹ |
| ۲۱۸ | امام الدین صاحب | " گورداسپور |
| ۲۱۹ | فقیر محمد صاحب | " " |
| ۲۲۰ | علی محمد صاحب | " فیروزپور |
| ۲۲۱ | غلام محی الدین صاحب | " " |
| ۲۲۲ | عبدالرحمٰن خاں صاحب | " جالندہر |
| ۲۲۳ | لعل خاں صاحب | " جہلم |
| ۲۲۴ | عبدالغفار صاحب | " گورداسپور |
| ۲۲۵ | اسماعیل صاحب | " " |
| ۲۲۶ | غلام محمد صاحب | کشمیر |
| ۲۲۷ | محمد خضر صاحب | " |
| ۲۲۸ | اللہ دتا صاحب | " جالندہر |
| ۲۲۹ | جعفر خاں صاحب | " کیمل پور |
| ۲۳۰ | غلام محمد صاحب | " " |
| ۲۳۱ | فضلداد صاحب | " راولپنڈی |
| ۲۳۲ | ستار محمد صاحب | " جہلم |
| ۲۳۳ | محمد رمضان صاحب | " شاہپور |
| ۲۳۴ | غلام سرور صاحب | " جہنگ |
| ۲۳۵ | عزیز دین صاحب | گورداسپور |
| ۲۳۶ | محمد حیات صاحب | " شاہپور |
| ۲۳۷ | فضل دین صاحب | " گورداسپور |
| ۲۳۸ | یوسف علی صاحب | " جالندہر |
| ۲۳۹ | رکھا خاں صاحب | " گورداسپور |
| ۲۴۰ | احمد صاحب | " جہلم |
| ۲۴۱ | حیات محمد صاحب | " " |
| ۲۴۲ | غلام محمد صاحب | " " |
| ۲۴۳ | عبدالرحمٰن صاحب | " " |
| ۲۴۴ | محمد خان صاحب | " " |
| ۲۴۵ | راجول صاحب | " " |
| ۲۴۶ | غلام رسول صاحب | " گورداسپور |
| ۲۴۷ | عطا محمد صاحب | " جہلم |
| ۲۴۸ | محمد دین صاحب | " " |
| ۲۴۹ | رنگ خلیشاہ صاحب | " جالندہر |
| ۲۵۰ | نواب صاحب | گوجرانوالہ |
| ۲۵۱ | مبارک علی صاحب | " جالندہر |
| ۲۵۲ | سردار صاحب | " گوجرانوالہ |
| ۲۵۳ | سید محمد صاحب | " امرتسر |
| ۲۵۴ | نواب الدین صاحب | " " |
| ۲۵۵ | لعل خاں صاحب | " گجرات |
| ۲۵۶ | شہاب دین صاحب | " جالندہر |
| ۲۵۷ | برکت علی صاحب | " " |
| ۲۵۸ | رحیم بخش صاحب | " گورداسپور |
| ۲۵۹ | غلام رسول صاحب | " " |
| ۲۶۰ | عبدالرحمٰن صاحب | " گجرات |
| ۲۶۱ | سردار صاحب | " سیالکوٹ |
| ۲۶۲ | رحیم بخش صاحب | " " |
| ۲۶۳ | غلام محمد صاحب | " گورداسپور |
| ۲۶۴ | تصدق حسین صاحب | " جالندہر |
| ۲۶۵ | نور دین صاحب | " گورداسپور |
| ۲۶۶ | فضل الدین صاحب | " " |
| ۲۶۷ | کرم دین صاحب | " امرتسر |
| ۲۶۸ | فضل الرحمٰن صاحب | " شاہپور |
| ۲۶۹ | عبدالغنی صاحب | " ملتان |
| ۲۷۰ | عبدالمالک صاحب | " " |
| ۲۷۱ | عبدالغفار صاحب | " " |
| ۲۷۲ | محمد حسین صاحب | " منٹگمری |

(باقی آیندہ)

## مختلف خبریں

لاہور ۲۸ جنوری:۔ حکومت پنجاب کے محکمہ حفظان صحت عامہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ گذشتہ موسم گرما میں طاعون ختم ہو گئی تھی مگر اکتوبر میں پھر شروع ہو گئی۔ اس موذی مرض کا زور جنوبی پنجاب میں بہت رہا۔ گوڑگانواں۔ رہتک۔ حصار۔ کرنال اور ملتان میں بالخصوص طاعون زیادہ پھیلا۔ اسوقت صوبہ کے ۲۹ اضلاع میں سے ۲۰ میں طاعون موجود ہے۔ طاعون کا یہ حملہ گذشتہ حملہ میں گاؤں محفوظ رہے تھے۔ اب کے طاعون کا زیادہ زور دیہات ہی میں رہا ہے۔ چونکہ خیال تھا کہ طاعون اس موسم سرما میں پیدا ہوگا۔ لہذا موسم گرما میں چوہوں کو مارنے کیلئے خاص طور پر کوشش کی گئی۔ خاص آدمی ملازم رکھے گئے۔ اور زہر سے پنجروں سے اور دہوئیں سے کم و بیش آٹھ لاکھ چوہے برباد کئے گئے +

---

مسلم اوٹ لک کو سرکاری اشتہار دینے کا سوال زیر غور تھا۔ اب معلوم ہوا۔ کہ گورنمنٹ نے حکم دیدیا ہے۔ کہ اخبار مذکور کو آئیندہ سرکاری اشتہار دیئے جائیں۔ +

---

مسٹر بنوگی کا یہ مسودہ کہ کسی خاص قوم یا جماعت کو یہ حق حاصل نہیں ہونا چاہئیے۔ کہ وہ تیسرے درجہ کی گاڑیوں کو اپنے لئے مخصوص کرا سکے۔ کثرت رائے سے منظور ہو گیا۔ اس مسودہ کی ہر دفعہ منظور ہو گئی +

---

کٹک ۲۷ جنوری:۔ سابق و زیر صوبہ بہار و اڑلیسہ کی لڑکی مس ایس۔ بی داس کو آنریری مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے۔ آپ پہلی خاتون ہیں۔ جو اس عہدہ پر فائز ہوئی ہیں۔ آپ کی بہن مس ہزار خدا ئت عالیہ پٹنہ کی وکیل ہیں۔ +

---

ولایتی اخبار یارکشائر آبزرور لکھتا ہے کہ بہت جلد لندن میں مسجد بننے والی ہے۔ اس نے مسلمانوں انگلستان اور ولایت میں جو مسلم جماعتیں کام کر رہی ہیں ان کے دلچسپ حالات بالتفصیل لکھے ہیں +

---

رسالہ مسلم سنگھاپور رقمطراز ہے:۔ کہ ہمیں یہ معلوم کر بیحد مسرت ہوئی کہ شنگھائی کے چینی مسلمانوں نے ایک ایسوسی ایشن بنام بین الاقوامی مسلم ایسوسی ایشن قائم کی ہے جسکا مقصد یہ ہے۔ کہ اسلام کی ہدایات اسلامی تعلیم اور اسلامی نشر و اشاعت کا اہتمام کیا جائے اس مقصد کے حصول کیلئے انہوں نے ایک ماہواری رسالہ "ضیائے اسلام" چینی اور جاپانی زبانوں میں جاری کیا ہے +

---

بہت سے ارمنوں نے حکومت انگورہ کی خدمت میں عرضیاں روانہ کی ہیں۔ کہ ہماری تقصیریں معاف کر دیجائیں۔ اور ہم اس کیلئے بھی تیار ہیں کہ ہم بخوشی اسلام مقدس کے حلقہ میں اپنے آپ کو شامل کر لیں

---

لندن ۲۹ جنوری:۔ رسولی نے مجاہدین ریف کے کئی گاؤں جلا دیئے۔ مجاہدین نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ جانبین کا بہت نقصان ہوا۔ اور بڑی خونریز جنگ ہوئی۔ اب رسولی شہر تعزیرات میں قید ہے۔ اور شہر مذکور پر مجاہدین ریف کا قبضہ ہے +

---

لندن ۲۸ جنوری:۔ دفتر ہند نے حکومت ہند کی یہ تجویز منظور کر لی ہے۔ کہ ہندوستان ہائی کمشنر مقیم لندن کے دفتر میں محکمہ تعلیم کے جدید نام کے ماتحت محکمہ طلباء ہند کو قائم رکھا جائے۔

---

جنگ یورپ کے بعد جب اتحادیوں نے قسطنطنیہ پر تصرف جما لیا تھا۔ تو بعض ترک خواتین نے غیر مسلم مردوں سے شادی کر لی تھی۔ مگر ان کو تجربہ ہوا۔ کہ یہ شادیاں مصیبت کا موجب ہیں۔

---

بھوپال کی بیگم صاحبہ کے بڑے لڑکے کے انتقال کے باعث ولیعہدی کا جھگڑا پیدا ہو گیا ہے۔ بیگم صاحبہ چاہتی ہیں کہ ان کا دوسرا فرزند تخت کا وارث قرار دیا جائے۔ بعض لوگ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ آپکے متوفی فرزند کے بیٹے یعنی آپ کے پوتے کو تخت کا وارث قرار دیا جائے +

---

اسکندریہ میں ایک ہندو مر گیا تو اسکے خاندان والوں نے اسکندریہ میونسپل سے اجازت طلب کی۔ کہ وہ اپنی رسم کے مطابق اسکی لاش کو جلائیں۔ ان کو اجازت مل گئی۔ یہ پہلا واقعہ ہے۔ کہ مصر میں لاش جلائی گئی +